حسنِ مصطفیٰ



حبیب اللہ اویسی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ۰ پاکستان

حُسنِ مُصطفیٰ

مصنف

حبیب اللہ اویسی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی پاکستان

نام کتاب	حسن مصطفیٰ ﷺ
مصنف	حبیب اللہ اویسی
تاریخ اشاعت	جنوری2005ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z451
قیمت	-/60روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:7221953 فیکس:۔042-7238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:7225085-7247350

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:021-2212011-2630411۔ فیکس:۔021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com
zquran@brain.net.pk
Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

انتساب

بحضور رحمۃ للعالمین ﷺ

جن کی بندہ پروری سے میری دنیا اور آخرت

کی خیر ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض مؤلف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا پورا پورا بیان کرنا ناممکن ہے کہ وہ حسن ازل یعنی حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو الفاظ کے پیکر میں نہیں ڈھالا جاسکتا۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جمال جہاں آرا کے حسین جلووں کو اپنے اپنے زاویہ نگاہ سے دیکھا۔ ان کی نگاہوں میں جس قدر تاب نظارہ تھی اس قدر کمالات معنوی اور حسن و جمال ظاہری کا مشاہدہ کیا۔ یہ رخ زیبا کا نظارہ کرانے والے کا فیض تھا جس نے اپنے حسین جلووں کو عام کیا۔ ورنہ دیکھنے والے کی کیا مجال کہ وہ چشم سر سے حسن بے کیف کو دیکھ سکے۔

میری یہ بات اس لئے سچ ہے کہ حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم سر سے سب نے دیکھا مگر چشم بصیرت سے چند خوش نصیب نفوس قدسیہ نے دیکھا۔ ان میں اکثر حسن ازل یعنی حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں کھو گئے۔ کہ حسن و جمال شاہ خوباں کو الفاظ کے پیکر میں تعبیر نہ کر سکے۔ ان میں سے بہت کم تھے جو حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء پاشیوں کو جذب کرنے کی تاب وتواں رکھتے تھے اور انہیں زبان ترجمان الٰہی کے فیضان سے فصاحت و بلاغت کے میدان میں جادہ پیمائی کا حصہ وافر ملا تھا۔ انہیں اذن مدحت سرائی ملا۔ ان میں سے خوش بخت نفوس یہ ہیں: علی مرتضیٰ، ہند بن ابی ہالہ، ام معبد، سیدہ عائشہ، ام سلمہ، انس بن مالک اور جابر بن سمرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

میں نے اس کتاب مستطاب موسوم بہ حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تالیف کے مشکل کام کو کر گزرنے کی جسارت کی۔ میں اس قابل کہاں تھا۔ میری زبان میں فصاحت و بلاغت تھی نہ میرے الفاظ میں شیرینی۔ بس یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دامن کو ہر مرحلے میں تھامے رکھا۔ ان کے مشاہدات کو من وعن لکھ دیا اور ان کے مدلول و مفہوم کو حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اردو کے پیکر میں ڈھال دیا۔

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل

یہ سب ان کی بندہ پروری ہے

میں سمجھتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ یہ سب کچھ میرے شفیق استاذ اور میرے شیخ کریم خواجہ امام بخش اویسی رحمۃ اللہ علیہ اور سلطان الاولیاء سیدی محمد سلطان بالا دین اویسی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی فیضان ہے۔ جو اس بات سے ظاہر ہے کہ جب میں نے حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسودہ تیار کر لیا تو اس کے اقتباسات صاحب زادہ میاں غلام محی الدین زاد سعادۃ لخت جگر محب رسول ایزد بخش اویسی رحمۃ اللہ علیہ کو سنائے۔ تو موصوف حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں سے مسحور ہوئے۔ فرمایا کہ کتاب حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طباعت واشاعت کی سعادت میں حاصل کروں گا۔ چنانچہ آپ نے حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طباعت واشاعت کر کے جمال جہاں آرا کی ضیا باریوں سے مشتاقان حسن ازل کو لذت آشنا کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ کی مساعی جمیلہ کو قبولیت بخشے اور حسن ازل کے جلووں کو عیاں دیکھنے کی تاب وتوان ارزانی فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد حبیب اللہ اویسی

تقریظ

تقریظ سعید از قلم سیدی نور نظر سلطان الاولیاء حافظ محمد نظام الدین دامت برکاتہ سجادہ نشین

آستانہ اویسیہ سلطانیہ شاہ پور شریف۔ براستہ حاصل پور، ضلع بہاولپور، پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

استاذ محترم حضرت مولانا حبیب اللہ اویسی صاحب مدظلہ کی تالیف لطیف (حسن مصطفیٰ) صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب نادر اور انوکھے عنوان کے اعتبار سے ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ حضرت موصوف نے روایات معتبرہ اور صحیح احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیم اور اسلاف کے منظوم ومنثور گلہائے عقیدت سے جس حسین انداز سے حسن ازل یعنی جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوبصورت و دلنشیں الفاظ کے سانچے میں ڈھالا ہے یہ انہیں کا حصہ اور طرۂ امتیاز ہے۔ جو حب رسول اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور وسیع مطالعہ اور تبحر علمی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی موضوع پر قلم زنی کرنے سے بڑے بڑے لکھاری، اہل قلم، فصاحت و بلاغت کے خوگر، دریائے معرفت کے غواص سلطان خوبان خسرو نازنیناں کے حضور اپنی عاجزی کا یوں اظہار کرتے ہیں۔ حضرت جام علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

ندانم کدامی سخن گویمت　　اعلیٰ تری زانچہ من گویمت

کئی اور شخصیات اپنی کم مائیگی پیش کرتے ہوئے عرض پیرا ہوئیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف کریمانہ کو احاطہ قلم میں لانا ممکن نہیں۔

خلاق ازل نے اسی حسن کے تاجدار کو اپنی تخلیق کا شاہکار بنا کر اور کمال قدرت سے سجا کر یوں ارشاد فرمایا: ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

انہیں ایک بار نہیں بار بار دیکھیں تمہاری آنکھیں تو خیرہ ہو سکتی ہیں وہاں کوئی نقص نظر نہیں آئے گا۔ اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت نے فرمایا:

وہ کمال حسن حضور ہے   کہ گمان نقص جہاں نہیں

اسی حسن ازل کی رعنائیاں تھیں کہ عرب کے صحراء نورد، بادیہ نشیں بارگاہ جمال مصطفوی میں باریاب ہوتے تو دل کی دنیا میں عظیم تلاطم پیدا ہو جاتا اور یوں صدائیں بلند ہوتیں ۔

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر   ہوش وخرد شکار کر، قلب ونظر شکار کر

شعروسخن کی دنیا کے بڑے بڑے نامدار تخیل کے بحر عمیق میں غوطہ زنی کرنے والے اسی انمول جوہر حسن کی جولانیوں میں کھو کر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

غالب ثناء خواجہ بہ یزداں گذاشتیم   کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

یہ کتاب، حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عاشقان جمال حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عظیم تحفہ ہے اور گراں قدر سرمایہ ہے۔ اللہ تعالی قارئین کرام کو حسن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء پاشیوں سے سرفراز فرمائے اور حضرت مولانا صاحب موصوف مدظلہ کے لئے نجات اخروی کا موجب بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

حافظ محمد نظام الدین اویسی

آستانہ اویسیہ سلطانیہ شاہ پور شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

عرصہ سے یہ تمنا تھی کہ در یکتا سید عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریفہ آسان اور سلیس اردو زبان میں عام مسلمانوں کے لئے لکھا جائے جو گلشن قدس کے شگفتہ اور مہکتے پھول کے حسن و جمال اور عنبرین قدسی خوشبو سے دماغ کو معطر اور قلب ونگاہ کی تازگی اور بالیدگی کا ذریعہ بنے۔ چنانچہ اپنی علمی کم مائیگی اور زبان وبیان کی کوتاہ دامنی کے باوجود اس حسین موضوع کے بحر بے کراں میں کود جانے کی جسارت کر ڈالی۔ دل میں صرف ایک چمکتی امید کی کرن تھی اور وہ تھی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دامن مبارک کو اس موضوع کی تکمیل تک ہر حال میں تھامے رکھنا۔ ایسا ہوا کہ ان نفوس قدسیہ کے دامن کے سایوں میں رہتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا کو جس طرح انہوں نے بیان کیا ہے۔ ان کے الفاظ میں من وعن بیان کیا جائے اور ان کی روشنی میں اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ پوری احتیاط کے ساتھ مفہوم ومدلول پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کہیں میری علمی کم مائیگی محسوس ہو تو اصلاح فرما کر میری کوتاہی کو درگزر فرمایا جائے۔ موضوع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے:

داماں نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار   گل چین بہار تو ز داماں گلہ دارد

اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کے سرتاپا کو الگ الگ عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے مشاہدہ کے مطابق مجموعی طور پر بیان کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ احادیث سے عنوان کی مناسبت سے شہ پارے چن لئے ہیں اور انہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالے سے سلک بیان میں منسلک کر دیا ہے۔ روایتی طریقہ چھوڑ کر نیا انداز اختیار کیا ہے۔ مثلاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

لم یکن رسول اللہ بالطویل المغط (الحدیث)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے"۔ الخ۔

صاحب علم حضرات عربی شہ پاروں سے لذت آشنا ہوں اور اردو جاننے والے صرف اردو پڑھیں تو عبارت میں تسلسل اور تناسق پائیں گے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ سیرت طیبہ کی طرح صورت طیبہ کے موضوع میں بے کراں وسعت ہے جس کا احاطہ کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اس لئے حلیہ شریف کے موضوع میں یہ اہتمام کیا ہے کہ مستند اور صحیح روایات لکھی جائیں اور صرف سرتاپا کی ساخت اور بناوٹ تک ذکر کو محدود رکھا جائے۔ جو عام مسلمانوں کے لئے مفید اور باعث سعادت ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے اور سمجھنے والوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد حبیب اللہ اویسی

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبك خیر الخلق کلهم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلیہ مبارک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام علی رسوله الكريم الذی هو فخم ومفخم واحسن خلق الله خلقا و خلقة و علی آله واصحابه الكرام احسانًا واتباعًا۔ اما بعد فيقول العبد الضئيل۔ محمد حبيب الله اويسی الملتجی الی اكرم الخلق محمد صلی الله عليه وسلم

نبی اکرم ﷺ کا رخ انور جمال الٰہی کا آئینہ ہے اور اللہ عزوجل کے لامتناہی انوار کا مظہر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بدن شریف کی تخلیق نہایت اعلیٰ و اکمل درجہ پر کی ہے۔ آپ کے بدن شریف کا حسن اعتدال اور موزونیت بے مثل اور بے مثال ہے۔ چنانچہ آپ کی مثل آپ سے پہلے اور بعد کوئی آدمی تخلیق نہیں ہوا ہے اسی لئے آپ کے مدحت سرا کو کہنا پڑا کہ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کبھی کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واحسن منك لم ترقط عين　　واجمل منك لم تلد النساء

"آپ سے زیادہ حسین کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جنم نہیں دیا"۔

اس قسم کی عبارت سے کہ میں نے فلاں جیسا کبھی نہیں دیکھا ہے۔ اس کے مثل نہ ہونے میں مبالغہ مقصود ہے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ میں مبالغہ نہیں۔ اس لئے کہ وہاں کمال حسن و جمال تعبیر سے باہر ہے۔ حضرت عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ "ہر شخص یہ اعتقاد رکھنے کا مکلف ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک جن اوصاف جمیلہ کے ساتھ متصف ہے کوئی دوسرا ان اوصاف میں حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہیں ہو سکتا اور یہ محض اعتقادی چیز نہیں ہے۔ سیر و احادیث و تواریخ کی کتابیں اس سے لبریز ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ نے کمال باطنیہ کے ساتھ جمال ظاہری بھی علی الوجہ الاتم عطا فرمایا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شاہ خوباں کے جلوؤں کو دیکھنے کے لئے بے تاب رہتے تھے۔ ایک انصاریہ عورت جس کا باپ، بھائی اور خاوند جنگ احد میں شہید ہو گئے، نے نہایت بے تابی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خیریت سے ہیں؟ تو اسے بتایا گیا جس طرح تو چاہتی ہے الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور دکھا دیجئے۔ جونہی رخ انور کو دیکھا تو کہنے لگی:

كل مصيبة بعدك جلل

"آپ کے دیدار کے بعد سب مصیبتیں ہیچ ہیں"۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بستر مرگ پر ہیں آپ کی صورت نزع دیکھ کر آپ کی زوجہ رضی اللہ عنہا فرط غم میں کہنے لگیں: "واحزناہ" ہائے غم! سن کر فرمایا کہ

واطرباه غدا القى الاحبة محمدا وحزبه

"وشاداہ کل میں اپنے محبوبوں کو ملوں گا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو"۔

خلاصہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسین وجمیل ہیں۔ اس لئے آپ کے حسن کا تقاضا یہ ہے کہ آپ سے بے حد محبت کی جائے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة احبه يقول ناعته لم أر قبله وبعده مثله۔

آپ کو جو شخص یکا یک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا۔ یعنی آپ کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ اول وہلہ میں دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آ جاتا تھا۔ جمال وحسن کا رعب اور کمالات کا اضافہ شوکت و دبدبہ میں مزید اضافہ کر دیتا۔ اور جو شخص پہچان کر میل جول کرتا

آپ کے کریمانہ اوصاف جمیلہ کا گھائل ہو کر آپ کو محبوب بنا لیتا تھا۔ آپ کا سراپا بیان کرنے والا صرف یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے اس شاہ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم جیسا با جمال و با کمال آپ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔ صلی اللہ علی حبیبه۔

آپ کے بدن شریف کے محاسن پر ایمان لانا واجب ہے۔ اسی وجہ سے محمد رسول اللہ ایمان کی اساس ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بدن و روح کا مجموعہ ہیں اور وہی بتمامہ رسول اللہ پر ایمان لانا مومن بناتا ہے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل و شمائل عظمت وجلالت کا مظہر ہیں۔ اسی طرح آپ کا بدن شریف اور صورت طیبہ کامل حسن و جمال کی آئینہ دار ہے۔ حضرت محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فهو الذی تم معناه وصورته   ثم اصطفاه حبيبا باری النسم

"آپ وہ ذات اقدس ہیں جن کی سیرت وصورت کامل ہے۔ تب خالق کائنات نے آپ کو اپنا حبیب منتخب کیا"۔

منزه عن شريك فی محاسنه   فجوهر الحسن فيه غير منقسم

"آپ اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں۔ پس آپ کا جوہر حسن تقسیم نہیں ہو سکتا"۔

یعنی آپ وہ اشرف الانبیاء ہیں کہ جن کا باطن کمالات میں اور جن کا ظاہر صفات حمیدہ میں کامل ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا حبیب منتخب کیا۔ محاسن میں کوئی آپ کا شریک نہیں۔ لہٰذا آپ کے حسن کامل کی حقیقت غیر منقسم ہے یعنی آپ کے اور کسی غیر کے درمیان منقسم نہیں بلکہ کامل طور پر کامل صفات آپ سے مختص ہیں۔ اگر صفات منقسم ہوتیں تو آپ کو ایک حصہ ملتا۔ اس صورت میں آپ کا حسن تام نہ ہوتا جو نقص ہے اور نقص عیب ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیب اور نقص سے مبرا اور پاک ہیں۔ مداح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

خلقت مبرأ من كل عيب   كانك قد خلقت كما تشاء

''آپ ہر عیب سے مبرا اور پاک پیدا کیے گئے۔ گویا آپ جس طرح چاہتے تھے پیدا ہوئے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو پورا پورا دیکھنا طاقت بشری سے ماوراء ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے سید المرسلین کے حسن و جمال کا نظارہ کرنے کی صلاحیت و استعداد نصیب تھی لیکن پورے حسن و جمال کو دیکھنے کی تاب نہ تھی علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

لم یظهر لنا تمام حسنه صلی الله علیه وسلم لانه لو ظهر
تمام حسنه لما اطاقت اعیننا رویته صلی الله علیه وسلم

''ہمیں نبی اکرم ﷺ کا سارا حسن و جمال نہیں دکھایا گیا اگر آپ کا پورا پورا حسن و جمال ظاہر کر دیا جاتا تو ہماری نگاہیں تاب حسن نہ لاتیں اور خیرہ ہو جاتیں''۔

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

حضرت محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اعیا الوری فهم معناه فلیس یری   للقرب والبعد منه غیر منفحم

''آپ کی حقیقت کی معرفت نے خلقت کو عاجز کر دیا ہے پس قرب و بعد دونوں حالتوں میں بجز عجز کے کچھ حاصل نہیں ہوتا''۔

کالشمس تظهر للعین من بعد   صغیرة وتكل الطرف من امم

''مثل آفتاب کے جو آنکھوں کو دور سے چھوٹا دکھائی دیتا ہے اور نزدیک سے آنکھ کو چندھیا دیتا ہے''۔

تمام خلقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہے کوئی شخص خواہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب زمانے یا مکان، بعید زمانے یا مکان میں ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو عالم شہود (دنیا) میں نہیں سمجھ سکتا۔ البتہ آخرت میں کشف حجاب کی صورت

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا ادراک ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بلحاظ ظہور آفتاب کی سی ہے جو زمین سے تیرہ لاکھ گنا بتایا جاتا ہے مگر اس کی حقیقت معلوم کرنا مشکل ہے۔ اگر دور سے دیکھو تو شیشے یا ڈھال کی مقدار نظر آتا ہے اور نزدیک (اگر فرض کیا جائے) بہت بڑا ہونے کی صورت میں آنکھوں کو چندھیا دیتا ہے۔ پس بوجود کمال کے اس کی حقیقت کا ادراک نہیں ہو سکتا گو دور سے دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ظاہری اور معنوی کی حقیقت کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ ان کمالات کی صورت مشاہدے میں آتی ہے اور اس بیان کو واضح کرنے کے لئے محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدے ہمزیہ مدحیہ میں یوں مثال دی ہے:

انما مثلوا صفاتك للناس   كما مثل النجوم الماء

''انہوں نے لوگوں کو تیری صفات کی صرف صورت دکھائی ہے جیسا کہ پانی ستاروں کی صورت دکھاتا ہے''۔

یعنی شاہ خوباں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جو مداحوں نے بیان کی ہیں وہ نفس الامر میں آپ کی صفات کی حقیقت نہیں کیونکہ ذات مقدس کی طرح آپ کی صفات کی حقیقت بھی بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اس کی مثال پانی اور ستاروں کی سی ہے۔ پانی میں ستاروں کی صورت نظر آتی ہے مگر وہ صورت ستاروں کی حقیقت نہیں ہوتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال دیکھنے کی استعداد و صلاحیت اسے نصیب ہوتی ہے جس میں ایمان کا نور موجود ہو۔ اور شاہ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سینہ معمور ہو۔ ورنہ ایں محال است و جنوں۔ بوجود جمال جہاں آرا کی عام جلوہ گری کے کفار کو اس سعادت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ وہ بوجود دیکھنے کے نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

''آپ انہیں ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ وہ (کفار) آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ نہیں دیکھ رہے''۔

چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فیض رسالت مآب سے عطا شدہ صلاحیت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو دیکھا اور اسے اپنی استعداد کے مطابق بیان کر دیا۔ جس نے جس زاویہ نگاہ سے دیکھا اور جس قدر دیکھا اسے پورا پورا بیان کیا۔ لیکن نور مجسم کی پوری تصویر کشی کوئی نہ کر سکا۔ کسی نے حسن و جمال کا بعض حصہ بیان کیا۔ کسی نے رخ انور کی چمک دمک بتائی۔ کسی نے قد رعنا کی تصویر کشی کی۔ کسی نے زلف عنبریں کے پیچ و خم ذکر کئے۔ کوئی دندان مبارک کی نورانی شعاعوں سے مسحور ہوا اور کوئی ناک مبارک کے نورانی جلووں کو دیکھتا رہ گیا۔

ان نفوس قدسیہ نے امت مسلمہ پر احسان کرتے ہوئے اپنے اپنے مشاہدات کو بیان فرمایا جو نہایت صحیح طرق سے اہل اسلام تک پہنچے ہیں جو ترتیب وار اعضاء مبارکہ کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبانی احاطہ تحریر میں آپ کے پیش نظر ہیں اور ان کا ترجمہ مسلسل اردو زبان میں پیش خدمت ہے اسے پڑھیں، یاد کریں اور بے شمار سعادتیں سمیٹیں۔ حلیہ شریف کو پڑھنا اور دل و دماغ میں جاگزیں کرنا بے شمار فوائد اور منافع کا حامل ہے اور آپ کے حسن و جمال کا تصور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قرب و حاضری کا قریب ترین ذریعہ ہے۔ ہر وقت صورت طیبہ کو پیش نظر رکھنا دارین کی بھلائی کا سامان ہے۔

شریف ناتواں کی آرزو ہے مرتے دم
یا رب نظر آئے کہیں نقشہ سراپائے محمد کا
تیرے فروغ جمال کی تابشیں مجھے یہ بتا رہی ہیں
کہ تیری صورت میں تیری سیرت کی طلعتیں جگمگا رہی ہیں
خدا کو مانا دیکھ کر تجھ کو، شان جمیل تو ہے
خدا کی ہستی پہ میرے نزدیک سب سے روشن دلیل تو ہے

منظوم حلیہ مبارک

از زبان گوہر فشاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جميل المحيا ابيض الوجه ربعة
جليل كراديس ازج الحواجب

"خوش رو، گوری رنگت، میانہ قامت، چوڑے شانے و مفاصل اور گھنے ابرو والے"۔

صبيح مليح ادعج العينين اشكل
فصيح له الاعجام ليس بشائب

"خوش رنگ، چہرے پر ملاحت، کشادہ چشم، خندہ جبیں و زبان کے فصیح جس میں لکنت یا عجز بیانی کا شائبہ تک بھی نہیں"۔

واحسن خلق الله خلقا وخلقة
وانفعهم للناس عند النوائب

"اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں حسن وصورت اور حسن سیرت دونوں اعتبار سے کامل ترین فرد اور مصائب کے وقت لوگوں کیلئے سب سے زیادہ نفع بخش اور کارآمد"۔

واجود خلق الله صدرا ونائلا
وأبسطهم كفا على كل طالب

"اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ سخی اور کشادہ صدر، دل کے بڑے اور ہر مانگنے والے کے لئے ان کے ہاتھ کشادہ اور جود و سخا کا سرچشمہ"۔

واعظم حر للمعالى نهوضه
الى المجد سامى للعظام خاطب

''شریف زادوں میں بلند ترین اور بلند حوصلہ، طلب امور کو حاصل کرنے کی پوری ہمت وعزیمت کے مالک، بلند سے بلند مرتبہ کے طالب اور حق دار''۔

فأشهد ان الله ارسل عبده
بحق ولا شیء هناك برائب

''لہٰذا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ خاص کو حق کے ساتھ مبعوث کیا جس کے اعمال میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے''۔

اقوی دلیل عند من تم عقله
علی ان شرب الشروع اصفی المشارب

''ایک صاحب عقل کے نزدیک سب سے زیادہ مضبوط دلیل اس بات کی کہ شریعت اسلام کا چشمہ سب سے زیادہ پاک صاف ستھرا چشمہ ہے''۔

مکارم اخلاق و اتمام نعمة
نبوة تالیف و سلطان غالب

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اخلاقی بلندیاں بدرجہ اتم موجود ہیں اور اللہ کی نعمت کی تکمیل ان پر کردی ہے ایسی نبوت عطاء ہوئی جس نے دلوں کو جوڑا اور وہ قوت عطا ہوئی جو غالب ہو کر رہی''۔

براهین حق اوضحت صدق قوله
رواها ویروی کل شب و شائب

''وہ روشن دلائل ملے جن نے آپ کے قول کی تصدیق کی اور جن کی روایات ہر جوان اور بوڑھے نے ایک دوسرے سے کی اور برابر روایات کرتے رہے''۔

کم من مریض قد اشفیٰ دعاء ه
وان کان قد اشفیٰ لوجبة واجب

''کتنے ایسے مریض تھے جنہوں نے آپ کی دعا سے شفا پائی جو ایک وقت کی

خوراک سے بھی محروم تھے''۔

ودرت له شاة ام معبد
حلیبًا ولا تسطاع حلبة حالب

''ام معبد کی بکری آپ کے دست کرم کی برکت سے دودھ کی دھار بہانے لگی۔ جس کے تھن سے ایک قطرہ دودھ نکلنے کی توقع نہیں تھی''۔

وقد ساخ فی ارض حصان سراقة
وفیه حدیث عن براء بن عازب

''سراقہ بن مالک بن جعشم کے گھوڑے کے قدم زمین میں دھنس گئے۔ اس بارے میں حضرت براء بن عازب کی حدیث شاہد عدل ہے''۔

وقد فاح طیبًا کف من مس کفه
وما حل رأسًا جس شب الذوائب

''جس نے بھی آپ کے دست مبارک کو چھوا وہ خوشبو سے مہک اٹھا جس سر پر آپ نے دست شفقت پھیرا وہ کبھی سفید نہیں ہوا''۔

وسماه رب الخلق اسماء مدحة
تبین ما اعطی له من مناقب

''اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدح اور ثناء کے محبت بھرے ناموں سے پکارا جن سے آپ کے اوصاف حمیدہ اور مناقب جلیلہ کا اظہار ہوا''۔

رؤف رحیم احمد و محمد
مقفی ومفضال یسمی بعاقب

''آپ کے اسماء گرامی رؤف ورحیم واحمد اور محمد ہیں جو قرآن حکیم میں مذکور ہیں اور مقفی اور مفضال اور عاقب ہیں اور یہ تین اسماء شریفہ احادیث میں مذکور ہیں''۔

قامت زیبا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قامت زیبا کے لحاظ سے گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گلشن قدس کا شگفتہ نہال تھے [ا]ور چمن انسانیت کے ایک موزوں سرو تھے۔ مداحان رسالت مآب نے آپ کے قد رعنا کو [ی]وں بیان کیا ہے۔ سید عالم نبی اللہ علیہ وسلم نہ نہایت دراز قد تھے اور نہ کوتاہ قامت بلکہ میانہ [ق]امت اور مائل بہ درازی تھے۔ حدیث شریف میں ہے:

کان صلی اللہ علیہ وسلم ربعة من القوم لا بائن من طول لا تقتحمه عین من قصر۔ غصن بین غصنین (شمائل ترمذی)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں درمیانہ قد تھے زیادہ طویل نہ تھے اور نہ کوتاہ قد کہ کوئی دیکھنے والی آنکھ قد کی کوتاہی کو محسوس کرتی۔ گویا آپ دو شاخوں کے مابین ایک موزوں شاخ تھے"۔

[ح]ضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان اطول من المربوع واقصر من المشذب (شمائل ترمذی)

"آپ کا قد مبارک متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا اور لمبے قد والے سے پست تھا"۔

[ح]ضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد (شمائل ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ پست قد"۔

[نی]ز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لیس بالذاهب طولاً وفوق الربعة اذا جاء مع القوم غمرهم

"آپ زیادہ لمبائی کی طرف مائل نہ تھے اور متوسط قد والے آدمی سے کچھ زیادہ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ ہوتے تو لوگوں پر چھا جاتے۔ وہ آپ کے سامنے پست اور کوتاہ قامت معلوم ہوتے"۔

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ربعة لا تشنؤه من طول ولا تقتحمه من قصر۔ غصن بین غصنین فهو انضر الثلاثة منظرا واحسنهم قدراً

"ایسا میانہ قد جس میں نہ قابل نفرت درازی، نہ حقارت آمیز کوتاہی اگر دو شاخوں کے درمیان ایک اور شاخ ہو تو وہ دیکھنے میں ان تینوں شاخوں میں سے زیادہ تروتازہ دکھائی دے اور قدر و قیمت میں ان سب سے زیادہ بہتر اور خوش منظر ہو"۔

حضرت عائشہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"جب آپ تنہا ہوتے تو معتدل القامت نظر آتے، جب لوگوں میں جلوہ گر ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے۔ اگر دو دراز قد آدمیوں کے درمیان ہوتے تو ان ہر دو سے بلند قامت معلوم ہوتے۔ جب وہ آپ سے الگ ہو جاتے تو آپ معتدل القامت نظر آنے لگتے۔ جب آپ مجلس میں رونق افروز ہوتے تو آپ کے دونوں کندھے مبارک مجلس میں حاضر لوگوں سے بلند ہوتے"۔

مولانا غلام امام شہید فرماتے ہیں:

قد رعنا کی ادا جامہ زیبا کی پھبن — سرمہ چشم غضب ناز بھری چتون
وہ عمامے کی سجاوٹ وہ جبیں روشن — اور وہ مکھڑے کی تجلی وہ بیاض گردن
وہ عمامہ عربی اور وہ نیچا دامن — دلربایانہ وہ رفتار وہ بے ساختہ پن
مردہ بھی دیکھے تو کر چاک گریباں کفن — اٹھ چلے قبر سے بے تاباں زباں پر یہ سخن
مرحبا سید مکی مدنی العربی — دل و جان بادفدائت چہ عجب خوش لقبی

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبك خیر الخلق كلهم

سایہ نہ تھا

امی و نکتہ دان عالم   بے سایہ و سائبان عالم

خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر پڑتا ہوا نہ پاکر عرض کرتے ہیں:

ان اللہ ما اوقع ظلك علی الارض لئلا یضع انسان علی ذلك الظل۔ (مواہب لدنیہ)

''اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر اس لئے نہیں ڈالا تا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے''۔

حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یری له ظل فی شمس ولا فی قمر (ترمذی)

''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں کبھی نہیں دیکھا گیا''۔

اسی حدیث کے تحت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وما ذکر من أنه کان لاظل لشخصه فی شمس ولا فی قمر لانه کان نوراً وأن الذباب کان لا یقع علی جسده ولا علی ثیابه

''آپ کے دلائل نبوت میں یہ بات مذکور ہے کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ آپ سراپا نور تھے۔ نیز مکھی آپ کے جسم اور لباس پر نہ بیٹھتی تھی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ''

اورا صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نبود، در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است۔ چوں لطیف تر از وے صلی اللہ علیہ وسلم در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد (مکتوبات)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ کیونکہ عالم شہادت میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہوتا ہے۔ چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور سے زیادہ لطیف کوئی جسم جہاں میں نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد آپ کا سایہ کیونکر ہو سکتا ہے؟''

مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں:

یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا اس لئے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرتا پا نور ہی نور تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لئے ظلمت لازمی ہے۔ شکر النعمة

جسمت نہ داشت سایہ والحق چنیں سزد
زیرا کہ بود جوہر پاکت ز نور حق

آپ کے جسم کا سایہ نہ تھا۔ حقیقتاً سزاوار اسی طرح ہے۔ کیونکہ آپ کی حقیقت پاک نور حق سے متجلی ہے۔

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا
علی حبیبك خیر الخلق كلهم

سر مبارک

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں   اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الھامۃ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا"۔ (شمائل ترمذی)

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الھامۃ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا"۔ (شمائل ترمذی)

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارک میں بصورت اتم اعتدال اور تناسب پایا جاتا تھا۔ موزونیت اس حد کہ ہر عضو کا حسن اعتدال دوسرے عضو کے تناسب سے ہم آہنگ تھا۔ پورا جسم حسین تناسب اور توازن کا پیکر تھا۔ حکماء کہتے ہیں کہ بزرگیٔ سر وفورِ عقل اور جودتِ فکر پر دلالت کرتی ہے۔

نہ کوئی اس کا مشابہ ہے، نہ ہمسر، نہ نظیر
نہ کوئی اس کا مثل نہ مقابل نہ بدل

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

موئے مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

شعر بین شعرین لا رجل ولا سبط ولا جعد قطط، کان بین اذنیہ وعاتقہ واخری الی انصاف اذنیہ

"دو بالوں کے درمیان ایک بال یعنی نہ تو بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچ دار اور نہ زیادہ نرمی اور نہ زیادہ سختی بلکہ ہلکی سی نرمی اور ہلکی سی سختی کے ساتھ ساتھ قدرے خمدار اور گھنگریالہ پن تھا۔ دونوں کانوں کے درمیان تک یا مونڈھے تک لمبے تھے"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ قدرے خمدار تھے"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الجمۃ الی نصف اذنیہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک تھے"۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الجمۃ الی شحمۃ اذنیہ

"آپ کے بال مبارک گنجان تھے اور کانوں کی لو تک آتے تھے"۔

نیز فرمایا:

عليه حلة حمراء ما رايت شيئًا قط احسن منه

''آپ نے ایک سرخ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔ میں نے آپ سے زیادہ حسین چیز کبھی کوئی نہیں دیکھی''۔

نیز حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

شعر فوق الجمة ودون الوفرة

''آپ کے بال مبارک کانوں کی لو سے قدرے بڑے اور شانوں سے کم تھے''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

شعر يضرب منكبيه

''آپ کے بال مبارک کندھوں مبارک کو چھوتے تھے''۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان شعره ليس بجعد ولا سبط

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل خمدار تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے''۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان رجل الشعر ان انفرقت عقيصته فرق والا فلا يجاوز شعره شحمة اذنيه اذا هو وفرة

''بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً خود مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے تھے۔ جس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک زیادہ ہوتے تھے تو کان کی لو سے متجاوز ہو جاتے تھے''۔

سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں احادیث میں مختلف صورتیں بیان ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ بالوں کو نہ کٹواتے تو بال مبارک کندھوں کو چھونے لگتے

اور جب کٹواتے تو کانوں کے نصف تک ہوتے کبھی آپ بال مبارک چھوٹے کرا لیتے اور کبھی بڑے رہنے دیتے۔ بالوں کی ہر صورت مختلف اوقات میں مختلف ہوتی تھی یہ ساری صورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہر ادا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی وہ حسین تھی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا بمكة قدمةً وله أربع غدائر

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو آپ کی چار زلفیں مشک میں بسی ہوئی تھیں''۔ (مواہب لدنیہ)

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا

علی حبيبك خير الخلق كلهم

مبارک بالوں میں سفید بال

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کان فی لحیته علیه الصلوة والسلام شعرات بیض

''آپ کی داڑھی مبارک میں چند سفید بال تھے''۔(مواہب لدنیہ)

وفی روایة عنه

ان کی ایک اور روایت میں ہے کہ

لو شئت ان اعد شمطات کن فی رأسه فعلت لم یخضب۔ (مواہب لدنیہ)

''اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر لیتا۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید بالوں کو خضاب نہیں لگاتے تھے''۔

وہ مزید فرماتے ہیں:

ان ما کان البیاض فی عنفقته و فی الصدغین و فی الرأس نبذ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفقہ (زیریں لب کے نیچے والے بال) زلفوں اور سر مبارک میں متفرق مقامات پر بال مبارک سفید تھے''۔

علامہ القاکہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کے بال مبارک زیادہ تعداد میں سفید نہ تھے۔اس میں حکمت یہ تھی کہ عورتیں اکثر شیب (سفید بال) کو ناپسند کرتی ہیں۔یہ بات مسلم ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی شئے کو حقیر اور مکروہ جانے وہ کافر ہو جاتا ہے۔یہی وجہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں شیب نہیں تھا،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان ما کان شیبه صلی الله علیه وسلم نحواً من عشرین

شعرة بیضاء

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں بیس سے کچھ کم بال مبارک سفید تھے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں دس یا اٹھارہ مبارک بال سفید تھے۔نیز یہ کہ ایک جگہ اکٹھے سفید نہ تھے بلکہ متفرق جگہ جیسا کہ پہلے روایت بیان ہوئی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سفیدی دیکھ کر عرض کیا:

یارسول الله صلی الله علیك وسلم قد شبت؟

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو بوڑھے ہوگئے ہیں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ

قد شیبتنی هود، وَالْوَاقِعَةُ وَ الْمُرْسَلٰتِ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔

''مجھے ہود، واقعہ، مرسلات، عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ اور اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ قرآنی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کے سر مبارک میں شیب (سفیدی) نہیں تھا البتہ مانگ مبارک میں چند بال سفید تھے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگاتے تو تیل ان کی سفیدی کو چھپا دیتا تھا۔

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ

کان أسود اللحیة حسن الشعر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک سیاہ تھی اور اس کے بالوں سے نور اور حسن چمکتا تھا''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

ليس فى رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے''۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس بن مالک سے پوچھتے ہیں:

هل خضب رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال لم يبلغ ذلك انما كان شيئًا فى صدغيه

''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو خضاب کیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی اس مقدار ہی کو نہ پہنچی تھی کہ خضاب کرنے کی نوبت آتی بالوں کی سفیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دونوں کن پٹیوں میں تھوڑی سی تھی''۔

نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

ما عددت فى رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحيته الا أربع عشرة شعرة بيضاء

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک میں چودہ سے زائد سفید بال نہیں گنے''۔

حضرت رفاعہ بن یثربی التیمی ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رأيت الشيب احمر

''میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا تو اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیب کو سرخ پایا''۔

نیز حضرت ابو رمثہ التیمی فرماتے ہیں:

اتيت النبى صلى الله عليه وسلم و معى ابن لى فاريته، فقلت لما رأيته هذا نبى الله وعليه ثوبان اخضران وله شعر

قد علاه الشيب و شيبه أحمر

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بخشا گیا۔ جونہی میں نے رخ انور کو دیکھا تو مجھے معاً یہ کہنا پڑا کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبز رنگ کے کپڑے زیب تن کر رکھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بالوں پر بڑھاپے کے آثار غالب ہو گئے تھے۔ لیکن وہ بال مبارک سرخ معلوم ہوتے تھے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کا وصف بیان کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے الجعد القطط کے الفاظ ذکر کیے ہیں ان کا معنی بیان کرتے ہو۔ علامہ مناوی کہتے ہیں کہ سیاہ بالوں میں حمرۃ پائی جاتی تھی۔

میں گیسوئے رسول کو تشبیہ کس سے دوں
عنبر میں نہ بو ہے نہ مشک جتن میں ہے

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا
على حبيبك خير الخلق كلهم

داڑھی مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كث اللحية

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی''۔(سیرۃ حلبیہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان كثير شعر اللحية (سیرۃ حلبیہ)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کے بال کثیر تھے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان صلى الله عليه وسلم يكثر دهن رأسه وتسريح لحيته۔(سیرۃ حلبیہ)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے اور داڑھی مبارک کو کنگھی کر کے لمبا چھوڑ دیتے تھے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی شخص کو ژولیدہ سر دیکھتے تو اسے ناپسند فرماتے اگر کوئی بالوں کو بڑھاتا اور ان کی آراستگی میں زیادہ اہتمام کرتا اسے بھی آپ ناپسند فرماتے تھے۔ اس بارے میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ رکھا جائے کہ یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محمود اور احسن فعل ہے۔(مدارج النبوۃ) سر کے بالوں کو کٹوانا بہتر عمل ہے۔ نیز سر کے بالوں کو باقی رکھنا سنت ہے۔

علامہ قسطلانی مواہب میں لکھتے ہیں:

لم يرو انه عليه الصلوة والسلام حلق رأسه الشريف فى غير نسك حج او عمرة فيما علمته فبقية الشعر فى الرأس سنة ومنكرها

مع علمه يجب تاديبه ومن لم يستطع البقية فيباح له ازالته

''جہاں تک اس بارے میں میرا علم ہے ایسی کوئی روایت نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسک حج اور عمرہ کے سوا اپنے سر مبارک کا حلق کرایا ہو۔ اس لئے سر کے بالوں کا کسی قدر رکھنا سنت طیبہ ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا انکار کرتا ہے اسے تادیباً سرزنش کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی کو سر کے بال رکھنے میں عذر ہو تو اسے حلق کرانے کی اجازت ہے''۔

مدارج نبوت میں ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

دشمن داشتم موئے سر را ازاں بعد کہ شنیدم از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در بیخ ہر موئے جنابت است۔

''میں اپنے سر کے بالوں کا اس وقت سے خلاف ہو گیا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر بال کی جڑ میں جنابت ہوتی ہے''۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بال چھوٹے رکھے جائیں۔ صحیفہ صادقہ کی روایت صحیح میں منقول ہے:

أنه كان صلى الله عليه وسلم يأخذ من لحية من عرضها وطولها۔(مواہب لدنیہ)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک عرض اور طول سے تراشتے تھے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤوسهم۔ وكان يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں بالوں کو مانگ نکالے بغیر (سدل) یعنی

سیدھے چھوڑ دیتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرک مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب مانگ نہیں نکالتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں جن امور میں کوئی حکم نازل نہ ہوا ہوتا تو اس میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے۔ اس کے بعد یہ سدل کرنا منسوخ ہو گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کی مانگ نکالنے لگے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک پوری دنیا میں موجود ہیں مرجع خلائق ہیں ان کی زیارت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین زیارت کے مترادف ہے۔ کیونکہ جزو کل کا حکم رکھتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ اس میں رکوع بول کر پوری نماز مراد لی گئی ہے۔ بلا ریب موئے مبارک اصلی اور اصل حالت میں عہد در عہد اب تک موجود ہیں۔ امتداد زمانہ کا ان پر اثر نہیں ہے۔ ہر آن شگفتہ اور تازہ ہیں۔ یہی ان کے اصلی ہونے کی دلیل ہے۔ ان کا انکار کرنا سعادت مندی نہیں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حلق کراتے دیکھا لوگ بے تابی سے آپ کی طرف لپک رہے تھے، میں نے مشاہدہ کیا کہ ہر آدمی کے ہاتھ میں ایک موئے مبارک ہے۔ جو انہوں نے زمین پر گرنے سے پہلے حاصل کر لیا تھا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کمال محبت کا یہی نقطہ عروج ہے۔

حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کا موئے مبارک عطا ہوا جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ذوالقعدہ 897ھ میں مکہ مکرمہ میں حاضری دی میں نے اپنے پیر و مرشد شیخ ابو حامد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ (مواہب لدنیہ)

شوارب مبارک

اوپر والے لبوں پر جو بال ہوتے ہیں انہیں شوارب کہتے ہیں اور جو بال لبوں کے ہر دو طرف بڑھ کر لمبے ہو جاتے ہیں انہیں سبالتین کہتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ تفاخر کے طور پر انہیں بل دے کر تیکھا اور نوکیلا بنایا جاتا ہے جو نہایت مذموم شکل ہے اور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے نیز کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مونچھیں تھیں یہ سراسر غلط ہے کہیں ان سے ثابت نہیں ہے ان پر بہتان ہے وہ کب خلاف سنت کام کرتے ہیں نیز سنت رسول کو بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

كان النبی صلی الله عليه وسلم يقص شاربه

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شارب کاٹتے تھے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم ياخذ من شاربه فليس منا

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنی شوارب یعنی مونچھیں نہیں کٹواتا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

مسلم اور بخاری میں روایت ہے:

خالفوا المشركين وفروا اللحى واحفوا الشوارب

"مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور شوارب کٹاؤ"۔

موطا امام مالک میں مذکور ہے کہ شوارب کو اس قدر کاٹا جائے کہ لب ظاہر ہو جائیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يحفى الشارب و يعفى اللحى وليس احفاء الشارب حلقه

"شارب کاٹے جائیں اور داڑھی کو بڑھایا جائے اور احفاء شوارب سے مراد حلق

نہیں ہے"۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ شوارب کا حلق کرنے والے کو تادیبی سزا کا حکم دیتے ہیں۔ کیونکہ حلق شوارب سنت نبوی کے خلاف ہے۔

حضرت اشہب تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان حلقه بدعة حلق شوارب بدعت ہے۔ وہ مزید فرماتے ہیں کہ اس بدعت کے مرتکب کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ عظیم محدث امام النووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مختار و پسندیدہ مذہب یہ ہے:

انه يقصه حتى يبدو طرف الشفه ولا يحفه من اصله

شوارب کو اس قدر کاٹا جائے کہ لب ظاہر ہو جائیں اور ان کو جڑ سے ختم نہ کیا جائے۔

حضرت المزنی الربیع الشافعی فرماتے ہیں: يحفيان شاربهما شوارب کٹائے جائیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین فرماتے ہیں کہ سر کے بال اور شوارب کے بارے میں احفا قصر سے افضل ہے اور الاثرم حنبلی فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا وہ شوارب کا شدید قصر کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے قریب ترین قول امام مالک کا ہے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبك خير الخلق كلهم

سبالتین

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كنا نحفی السبال الا فی الحج والعمرة

"ہم سبالہ کا احفاء کرتے تھے البتہ حج اور عمرہ میں نہیں"۔

علماء نے سبالوں کے باقی رکھنے کو ناپسند کیا ہے۔ اس لئے کہ یہ عمل عجمیوں، مجوس اور اہل کتاب کے ساتھ تشابہ اور تماثل ہے۔ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مسلموں سے تشابہ اور تماثل قطعاً سخت ناپسند ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے:

ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم المجوس، فقال انهم يوثرون سبالهم ويحلقون لحاهم فخالفوهم فكان يجز سباله كما يجز الشاة والغنم (مواهب لدنيه)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجوس (آتش پرست) کا ذکر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اپنے سبالوں کو چھوڑتے ہیں اور اپنی داڑھیوں کو منڈواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سبالوں کو کاٹتے تھے جس طرح بھیڑ بکری کے بال کاٹے جاتے ہیں"۔

مطلب تشبیہ کا یہ ہے کہ بال قینچی سے کاٹتے تھے حلق نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم اہل کتاب اپنی داڑھیاں کتراتے ہیں اور اپنے سبالے بڑھاتے ہیں۔ ہم اس بارے میں کس طرح عمل کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قصوا سبالكم ووفروا عثانينكم وخالفوا اهل الكتاب

"اپنے سبالوں کو کتراؤ اور اپنی داڑھیوں کو باقی چھوڑو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو"۔ (مواہب لدنیہ)

رخ زیبائے صلی اللہ علیہ وسلم

خامہ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں مدحت سرائی کرتے ہیں:

روحی الفداء لمن اخلاقه شهدت
بأنه خير مولد من البشر

"میری روح قربان ہو اس ذات اقدس پر جس کے اخلاق اس بات پر شاہد ہیں کہ وہ بنی نوع انسان میں سب سے بہتر فرد ہیں"۔

عمت فضائله كل العباد كما
عم البرية ضوء الشمس والقمر

"اس جود وسخا کی پیکر ذات اقدس کے احسان ساری مخلوق کے لئے عام ہیں۔ جس طرح چاند اور سورج کی روشنی ساری دنیا کے لئے عام ہے"۔

لو لم تكن فيه آيات مبينة
كانت بديهته تنبئك بالخبر

"اگر ذات گرامی میں دوسری روشن دلیلیں نہ بھی ہوتیں تو خود آپ کا رخ زیبا تم کو حقیقت سے آگاہ کر دیتا ہے"۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجها واحسنهم خلقاً۔ (شمائل ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں حسین وجمیل چہرے والے تھے اور ان سب میں سے زیادہ حسین خلق والے تھے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مارأيت شيئاً احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأن الشمس تجري في وجهه

"میں نے کسی شئے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین وجمیل نہیں دیکھا۔ گویا آفتاب آپ کے چہرۂ انور میں چلتا ہے۔ یعنی رخ انور اس قدر صاف و شفاف تھا کہ آفتاب کا عکس نظر آتا تھا"۔

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آفتاب کا اپنے فلق میں جریان کو آپ کے رخ انور میں حسن کے جریان کو تشبیہ دی ہے۔ مارأیت شیئاً کہا انساناً یا رجلاً نہیں کہا اس میں زیادہ مبالغہ ہے کہ آپ کی خوبی وحسن تمام اشیاء سے فائق اور اعلیٰ ہے۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخماً يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر۔ (شمائل ترمذی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے بھی شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبہ والے تھے۔ آپ کا چہرۂ اقدس ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا"۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة اضحيان وعليه خلة حمراء فجعلت انظر اليه والى القمر فلهو عندي احسن من القمر

"میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سرخ جوڑا زیب تن کر رکھا تھا۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا

تھا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی جلوہ گری کو۔ آخر الامر میں نے یہ ہی فیصلہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ منور ہیں''۔

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مدیحہ ''بانت سعاد'' میں فرماتے ہیں:

ان الرسول لنور یستضاء به مهند من سیوف الله مسلول

''بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں جس سے نور اور ضیاء حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی تلواروں میں ایک بے نیام تلوار ہیں''۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض ملیحا مقصداً

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحت کے ساتھ ساتھ سفید رنگ بھی تھے۔ یعنی سرخی مائل اور معتدل الجسم تھے''۔ (سیرۃ حلبیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصف رخ انور یوں بیان فرماتے ہیں:

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض کأنما صیغ من فضة رجل الشعر

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر شفاف، صاف، حسین وخوبصورت اور سفید رنگ تھے گویا چاندی سے آپ کا بدن شریف ڈھالا گیا ہو آپ کے موئے مبارک قدرے خم دار گھنگھریالے تھے''۔

آپ کے چچا ابو طالب اپنے مشہور قصیدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت کرتے ہیں:

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی وعصمة للارامل

''وہ گورے مکھ والے جس کے رخ انور کے وسیلے سے ابر باراں طلب کیا جاتا ہے

جو یتیموں کے والی اور بیواؤں کے محافظ اور دستگیر ہیں''۔

فمن مثله فی الناس ای مومل
اذا قاسه الحاکم عند التفاضل

(سیرۃ ابن ہشام)

''احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا لوگوں میں ہے کون؟ فیصلہ کرنے والوں نے جب فضائل کا مقابلہ کرنے کے لئے مرتبے کا اندازہ کیا اس کے لئے ان لوگوں سے جن سے فضل وعظمت کی امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں آپ میں عجیب قسم کی برتری اور عظمت پائی''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا:

أکان وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل السیف
قال، لا بل مثل القمر۔ (شمائل ترمذی)

''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور تلوار کی طرح تھا آپ نے جواب دیا نہیں بلکہ بدر کی طرح روشن گولائی لئے ہوئے تھا''۔

تلوار کے ساتھ تشبیہ میں یہ نقصان تھا کہ تلوار کے ساتھ تشبیہ دینے میں رخ انور کے زیادہ طویل ہونے کا شبہ ہوتا۔ نیز تلوار کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے اور کبھی زنگ آلود بھی ہو سکتی ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور سفید اور ملیح تھا۔ چمک اور نورانیت اس پر مستزاد۔ رخ انور کے رنگ میں نہ کبھی تبدیلی اور نہ تغیر۔ ہر لحظہ نورانیت اور چمک میں اضافہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى

''یقیناً ہر آنے والی گھڑی آپ کے لئے پہلی سے بدرجہا بہتر ہے''۔

یعنی آپ پر آپ کے رب کے لطف وکرم اور انعام واحسان کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا ہر آنے والی ساعت گزری ہوئی ساعت سے ہر آنے والی گھڑی گزری ہوئی گھڑیوں

سے ہر آنے والی حالت گزشتہ حالات سے اعلیٰ سے اعلیٰ، بہتر سے بہتر اور ارفع سے ارفع ہو گی اسی طرح آپ کے حسن و جمال میں نکھار اور نورانیت ہر آن اور ہر ساعت بڑھتی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت جو فتوحات لرے گی وہ سب کی سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی گئیں۔ جسے دیکھ کر آپ بہت مسرور ہوئے۔ آپ کا چہرۂ اقدس نور سے چمک گیا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی ہماری نوازشات صرف ان فتوحات ہی میں منحصر نہیں بلکہ آپ کی ہر آنے والی شان صورت کے اعتبار سے بھی اور سیرت کے اعتبار سے بھی پہلے والی شان سے اعلیٰ و بالا ہو گی۔ اس لئے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار سے انکار کر کے چاند سے تشبیہ دی ہے یہ تشبیہات جو آپ کے سراپا میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے بیان ہوئی ہیں وہ سب تقریبی ہیں۔ نیز اس ذات بے مثل و بے مثال کی تشبیہ دے کر واضح کرنا مقصود ہوتا ہے ورنہ آپ کے حسن و جمال کو حواس کے محدود ادراک میں لانے کی کسے طاقت ہے اور ایک چاند کیا ہزار چاند میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نور اور حسن و جمال نہیں ہو سکتا۔

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا بتاتی ہیں:

رأیت رجلا ظاهر الوضاء ة ابلج الوجه حسن الخلق لم تعبه ثجلة لم تزر به صعلة وسیم قسیم

''میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جس کی شفافیت لطافت نمایاں۔ جس کا رخ انور روشن و تاباں اور بناوٹ میں حسن اعتدال تھا۔ نہ موٹاپے کا عیب اور نہ دبلاپے کا نقص۔ خوش رو شگفتہ منظر اور حسین''۔

مزید فرماتی ہیں:

اجمل الناس وابهاه من بعید واحلاه واحسنه من قریب

''حسن کا پیکر اور جمال میں یگانہ روزگار، دور سے دیکھو تو حسین ترین، قریب سے دیکھو تو شیریں ترین اور جمیل ترین بھی''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وصف رخ زیبا یوں تعبیر کرتے ہیں:

لم یقم صلی اللہ علیه وسلم مع الشمس قط الا غلب ضوئه ضوء الشمس ولم یقم مع السراج قط الا غلب ضوئه ضوء السراج (سیرۃ حلبیہ، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۸)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی دھوپ میں قیام پذیر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی نورانی شعاعیں سورج کی کرنوں پر چھا جاتیں اور جب کبھی چراغ کے روبرو ہوتے تو چراغ کی روشنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کی شعاعوں میں گم ہو جاتی''۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے رخ انور کا وصف یوں بیان کرتے ہیں:

لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بالمطهم ولا بالمکلثم کان فی وجهه تدویر ابیض مشرب۔ (ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موٹے بدن کے نہ تھے اور نہ گول چہرہ کے۔ البتہ تھوڑی سی گولائی آپ کے چہرہ مبارک میں پائی جاتی تھی''۔

یعنی چہرۂ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا تھا بلکہ دونوں کے درمیان تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم معتدل الخلق بادنًا متماسکا۔ (ترمذی)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اعضاء مبارکہ میں اعتدال، بدن گداز اور گھٹا ہوا''۔

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مروی حدیث بخاری میں ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سر استنار وجهه

كأنه قطعة قمر كنا نعرف ذلك منه اى موضع الذى يتبين فيه السرور وهو جبينه

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسرور ہوتے تو آپ کا رخ انور چمک جاتا یوں لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا تو ہم اس سرور سے چمکتی ہوئی جبین مبارک کو دیکھ کر آپ کی مسرت کو پہچان لیتے"۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسرور اور خوش خوش گھر تشریف لائے تو خوشی کی وجہ سے آپ کے رخ انور سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كان وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم كدارة القمر

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور چاند کی گولائی کی مانند تھا"۔

قبیلہ ہمدان کی ایک صالحہ خاتون فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں حج کیا۔ میں نے آپ کو اونٹ پر سوار کعبہ مکرمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ کے مبارک ہاتھ میں چھڑی تھی۔ آپ کے دو سرخ چادریں زیب تن تھیں۔ آپ کے بال مبارک آپ کے مناکب کو مس کر رہے تھے۔ جب آپ حجر اسود کے مقابل آئے تو آپ نے چھڑی مبارک سے استلام فرمایا اسے اپنے منہ مبارک پر لا کر چوما۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ اس صالحہ خاتون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ پوچھی تو یوں وصف بیان کیا:

كالقمر ليلة البدر لم أر قبله وبعده مثله صلى الله عليه وسلم

"گویا چودھویں رات کا چاند، میں آپ سے قبل اور آپ کے بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا"۔

وہ صالحہ خاتون آپ کے حسن و جمال بیان کرنے سے عاجز رہ گئی تھی۔ صلی اللہ علی حبيبه واحسن خلقه۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا پوچھا تو یوں گویا ہوئیں:

لو رأيته لقلت الشمس طالعة

"اگر تو آپ کے رخ انور کو دیکھتا تو تجھے کہنا پڑتا کہ آفتاب جہاں طلوع ہو رہا ہے"۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

كان ابيض مليح الوجه (ترمذی)

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور ملیح اور سفید تھا"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ماكان رسول الله صلى الله عليه وسلم بالابيض الامهق ولا بالآدم

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنگ کے اعتبار سے نہ بالکل سفید چونے کی طرح تھے نہ بالکل گندم گوں کہ سانولا پن ظاہر ہو۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند سے روشن، پرنور اور قدرے ملاحت لئے ہوئے تھے"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گندم گوں سرخی مائل تھے۔

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے نہایہ میں لکھا ہے:

انه صلى الله عليه وسلم كان اذا سرا كأن وجهه المرأة وكان الجدر تلاحك وجهه

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسرور ہوتے تو رخ انور یوں چمک جاتا گویا آئینہ ہے۔ در و دیوار آپ کے رخ انور میں منعکس ہونے لگتے"۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ جمال

جہاں آرا کو دیکھتے تو یہ شعر پڑھتے تھے:

لو کنت من شیء سوی بشر   کنت المنیر للیلة البدر

''اگر آپ بشر کے سوا کوئی اور شئے ہوتے تو یقیناً چودھویں رات کو منور کرنے والے ہوتے''۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلساء کہتے واقعی سچ ہے۔ اکثر مداحوں نے آپ کو بدر سے تشبیہ دی ہے۔ اس تشبیہ کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی البدر بھی ہے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے وقت مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرمایا تو مدینہ طیبہ میں حسن نبوت کی پہلی تجلی کا نظارہ کرنے والی بنو نجار کی بچیوں کے وہ نعتیہ اشعار جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر استقبالیہ زمزمے کے طور پر الاپے تھے وہ یہ ہیں:

طلع البدر علینا   من ثنیات الوداع

''ہم پر وداعی ٹیلوں کے پیچھے سے چاند ظاہر ہو گیا ہے''۔

وجب الشکر علینا   ما دعا للہ داع

''اللہ تعالیٰ کے لئے پکارنے والے کی دعوت پر ہمارے لئے شکر واجب ہے''۔

ایھا المبعوث فینا   جئت بالامر المطاع

''آئے ہمارے رسول آپ واقعی قابل اطاعت پیغام لائے ہیں''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان صلی اللہ علیہ وسلم اسیل الخدین

''اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں سھل الخدین ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک رواں تھے اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق آپ کے رخسار مبارک گداز اور نرم تھے اور آپ کے رخساروں میں ابھار اور ارتفاع نہیں تھا۔

اور ارتفاع نہیں تھا۔

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الاسالة فی الخد الاستطالة وأن لا تکون مرتفع الوجنة

''رخسار مبارک میں اسالت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے رخسار مبارک میں استطالت (لمبائی) نہیں تھی۔ گال مبارک ابھرے ہوئے اور ان میں ارتفاع نہیں تھا''۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا سے لذت آشنا ہونا چاہے۔ اسے چاہئے کہ وہ چودھویں رات کے تابندہ چاند کا مشاہدہ کرنے سے غفلت نہ برتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کے ساتھ چودھویں رات کے چاند کو بوجہ استنارت (چاندنی) تدویر اور صباحت تشابہ کا علاقہ ہے۔ نیز آپ کا اسم مبارک البدر بھی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کے رخ انور کو بدر سے تشبیہ دی ہے۔ اس من وجہ لیلۃ البدر کے چاند کو دیکھنے سے رخ انور کی چاندنی، ضیاء نورانیت اور تدویر سے آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

شیخ عبدالرحیم البرعی متوفی 1400ء فرماتے ہیں:

نبی تغار الشمس من نور وجهه   بهيى تقى الثغراء اخور ادعج

''سیاق سے مربوط۔ یہ سب اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہے جن کے چہرۂ انور کی تابانی کو دیکھ کر آفتاب بھی شرما کر جھک جاتا ہے وہ ذات بارونق، پاکیزہ، روکشادہ اور سرمگیں چشم والے ہیں''۔

تزید به الایام حسناً ویزدهی   به الدین والدنیا به یتبرج

''زمانہ جوں جوں گزرتا جاتا ہے آپ کا جمال رو بہ ترقی ہے۔ دین آپ سے سرسبز وشاداب، دنیا آپ سے مزین اور سیراب''۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال سے لذت آشنا ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اللہ رے فروغ رخ سلطان دو عالم
گر ماہ فلک اس کو کہوں بے ادبی ہے

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا
علی حبیبك خیر الخلق کلهم

جبین مبارک

مداح سید عالم حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول الله صلى الله عليه وسلم واسع الجبين و فی رواية مفاض الجبين

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ جبین تھے۔ اور دوسری روایت میں ہے مفاض الجبین اس کے معنی بھی کشادہ جبین کے ہیں"۔

کان جبین رسول الله صلى الله عليه وسلم صلتاً ای أملس

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین مبارک ملائم تھی"۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

کان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجلى الجبين كأنه السراج المتوقد يتلألأ۔

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین مبارک چمکدار اور روشن تھی۔ گویا روشن چراغ سے نور بکھر رہا ہو"۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

متی یبدو فی الداجی البهیم جبینه یلح مصباح الدجی المتوقد

"اندھیری رات میں آپ کی جبین مبارک نظر آتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جس طرح روشن چراغ"۔

فمن کان او من قد یکون کأحمد   نظام الحق او نکال لملحد

"احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کون تھا اور کون ہو سکتا ہے۔ حق کا نظام قائم کرنے

والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا''۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث جو رخ انور کی تابانی کے بارے میں بیان ہوئی ہے اس میں مزید ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیں بہ جبیں ہوتے تو یوں لگتا گویا رخ انور چاند کا ٹکڑا ہے اور پیشانی پر جو بل نمودار ہوتے ہیں ان سے نور کی کرنیں پھوٹتیں۔

دلائل النبوۃ بیہقی میں ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں:

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رجل حسن الجسم عظیم الجبھة دقیق الحاجبین

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ حسن و جمال کا پیکر، کشادہ جبین اور باریک ابرو والے شخص تھے''۔ (مواہب)

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبك خیر الخلق كلهم

ابرو مبارک

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصف ابرو رسالت مآب یوں بیان کرتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازج الحواجب سوابغ من غیر قرن بینهما عرق یدرہ الغضب

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک خم دار کمان کی طرح، باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو مبارک مقرون نہیں تھے یعنی جدا جدا تھے۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر آتی تھی''۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابرو مبارک کے بارے میں مشاہدہ اس طرح ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضح الجبین مقرون الحاجبین

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چمکتی جبین اور متصل ابرو والے تھے''۔

ام معبد رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے:

أزج اقرن ای مقرون الحاجبین

''بھنویں کمان دار اور باہم ملی ہوئیں''۔

ان روایات میں تضاد اور منافاۃ نہیں ہے کیونکہ یہ بات مشاہدہ کرنے والے پر منحصر ہے جس نے جس طرح دیکھا ہے اس نے اپنی وسعت نظر سے بیان کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دیکھنے والے کی نگاہ رخ زیبا پر وفور نورانیت کی وجہ سے ٹھہر نہیں سکتی تھی۔ نیز دو ابرو مبارک کے درمیان فصل اس قدر کم تھا کہ بغیر دقت نظر معلوم نہ ہوتا تھا۔

حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غیر قرن والی حدیث صحیح ہے (مدارج)

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پہلی حدیث سوابغ میں غیر قرن والی صحیح ہے یعنی غیر متصل ابرو اور گنجان تھے۔

ناک مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقنی العرنین له نور یعلوه یحسبه من لم یتأمله أشم

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور درمیان میں خمیدہ تھی۔ اس پر نور نمایاں نظر آتا تھا۔ ابتداء دیکھنے والے کو گمان گزرتا کہ ناک مبارک زیادہ بلند ہے۔ لیکن غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا کہ محض نور کی چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ کمال موزونیت تھی اور اعلیٰ درجے کا تناسب پایا جاتا تھا''۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

القناء طول الانف ودقة أرنبته وحدب فی وسطه وفی الاضافة تجرید ومبالغة

''ناک مبارک درازی مائل اور باریک درمیان سے ابھری ہوئی۔ اضافت سے تجرید اور مبالغہ مستفاد ہوتا ہے''۔

کہ نور یعلوہ کے تحت السعد التفتازانی فرماتے ہیں:

اجود تعریفاته کیفیة تدرکها الباصرة اولاً وبواسطتها تدرك سائر المبصرات

''کیفیت کے بیان میں یہ تعریف نفیس درجہ کی ہے۔ یعنی وہ ایک کیفیت ہے جسے پہلے پہل بصارت محسوس کرتی ہے پھر اس کے واسطے سے باقی حواس تمام مبصرات ومحسوسات کا ادراک کرتے ہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کان علیه الصلوة والسلام دقیق العرنین

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک کا اوپر والا حصہ باریک تھا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے: اقنی الانف ساتھ ہی اس کی وضاحت فرما دی: السائل المرتفع وسطه یعنی لمبائی میں رواں اور درمیان میں قدرے بلند۔

بینی پر نور پر درخشاں ہے بکہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا
علی حبیبك خیر الخلق كلهم